Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ — فون ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ ۶ نبوت ۱۳۵۶ہش ۶ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۵۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی انشراح صدری اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر تھے

میرا مذہب یہ ہے کہ تمام انبیاء مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتے تھے جو آنحضرتؐ نے سرانجام دیا

"وحی الٰہی ایک ایسا آئینہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کا چہرہ حسبِ صفائی باطن نبی منزل علیہ کے نظر آتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے اس لئے خدائے جل شانہٗ نے ان کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ و دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی الٰہی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور چمکدار کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی اس میں درج نہ ہو کوئی فکر ایسی برہانِ عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور برکت آمیز اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّٰی آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارجِ عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳-۲۴)

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے ہیں سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تو ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

عام طبیعت اچھی ہے مگر قدرے کمزوری ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب کاٹھگڑھی شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گذشتہ کئی ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ میو ہسپتال لاہور کے ریڈیم وارڈ میں داخل ہیں۔ پہلے کی نسبت تکلیف میں افاقہ ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم ملک رشید اللہ خان قمر کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۶؍ اکتوبر کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت شیخ ظہور الدین صاحب مرحوم کوٹلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا اور مکرم ملک نذیر احمد خان صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام ضیاء الدین تجویز فرمایا ہے۔

احباب و بزرگانِ سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(یوسف سلیم انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بروز پیر، منگل، بدھ) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب کرام اس الٰہی اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس مقدس اجتماع کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ نبوت ۱۳۵۶ھ
۶ نومبر ۱۹۷۷ء

مالی قربانی کو ضائع کرنے والا طرزِ عمل اور اس سے بچنے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے ہر نیک کام کے مثمر بثمرات ہونے کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ انسان نیک کام کرنے کے بعد یہ کبھی خیال نہ کرے کہ فلاں نیک کام اُس نے خود کیا ہے کیونکہ کوئی انسان بھی کوئی نیک کام کرنے پر اس وقت تک قادر نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ اسے اس کی توفیق عطا نہ کرے۔ جو لوگ اس نکتہ کو سمجھ لیتے ہیں وہ نیک کام کر کے کبھی اتراتے نہیں بلکہ ان میں اور زیادہ عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ جب کبھی وہ کوئی نیک کام کرتے ہیں وہ شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں جھکتے ہیں اور خاص اس خیال سے اور بھی زیادہ اس کی تسبیح و تحمید میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ اُس نے محض اپنے فضل سے یہ نیک کام کرنے کی انہیں توفیق عطا فرمائی۔

برخلاف اس کے جو لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے ان میں نیک کام کرنے کے بعد ایک قسم کا غرور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ انہوں نے فلاں نیک کام کر کے بڑا تیر مارا ہے۔ بعض نادانوں میں تو نیکیاں بجا لانے کے بعد اس درجہ کبر پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ خواہ منہ سے نہ کہیں طرزِ عمل ان کا یہی بتا رہا ہوتا ہے کہ فلاں نیک کام کر کے انہوں نے گویا اللہ پر احسان کیا ہے۔ دوسرے نیک اعمال تو در ہے ایک طرف بعض کج فہم اور نادان تو صداقت کو قبول کرنے اور مامور من اللہ پر ایمان لانے کے بعد اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے باوجود ایسی روش اور ایسا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں کہ گویا ایمان لا کر انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر بڑا احسان کیا ہے حالانکہ یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہوتا ہے جو وہ کسی کو قبولِ حق کی توفیق سے نوازتا ہے۔ اب اگر وہ خدا تعالیٰ کے احسان کو ماننے اور شکرگزاری کا طریق اختیار کرنے کی بجائے اُلٹا خدا تعالیٰ پر یا اس کے رسول پر اپنا احسان جتانے لگے تو اس سے بڑھ کر مورکھ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ایسی روش سے وہ اپنا ایمان گنوا بیٹھتا ہے اور اپنے آپ کو اجر و ثواب کی بجائے اُلٹا عذاب کا مستحق بنا لیتا ہے۔

جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں غالب اکثریت ایسے مخلص اور فدائی لوگوں کی تھی جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانیں قربان کر دکھائیں وہاں بعض گنے چنے ایسے بے عقل اور گنوار قسم کے لوگ بھی تھے جو اس وہم میں مبتلا تھے کہ انہوں نے اسلام لا کر کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے بے عقل گنواروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (الحجرات آیات ۱۸، ۱۹)

ترجمہ: یہ (اعراب) اپنے ایمان لانے کا تجھ پر احسان جتاتے ہیں۔ تو کہہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہیں ایمان کی طرف ہدایت دینے کا تم پر احسان رکھتا ہے۔ اگر تم (اس دعویٰ میں) سچے ہو (کہ ایمان لائے ہو تو اس حقیقت کو قبول کرو)۔ اللہ آسمانوں کا غیب بھی جانتا ہے اور زمین کا بھی۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔

ایمان لانے کو بڑا کارنامہ سمجھنا اور اس پر احسان جتانا تو بہت ہی بے عقلی کی بات ہے۔ معمولی سمجھ کا انسان بھی ایسا نہیں کر سکتا البتہ بعض لوگ ایمان لانے کے بعد جب کوئی نیک کام کرتے ہیں تو وہ یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ وہ ایسا کر کے اللہ اور رسول پر احسان کر رہے ہیں بالخصوص مالی قربانیاں پیش کرتے وقت بعض نافہم لوگوں کا رویہ کچھ ایسا ہی ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس نافہمی کا قرآن مجید میں بطور خاص ذکر کیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ (البقرہ آیت ۲۶۵)

یعنی اے ایماندارو! تم اپنے صدقات کو احسان جتانے اور تکلیف دینے کے فعل سے ضائع نہ کرو۔

یہ ایسی خرابی ہے جو بالعموم لوگوں میں پیدا ہو جایا کرتی ہے اور لوگ اس حالت میں اس کا شکار ہو جایا کرتے ہیں کہ ان کو اس کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ وہ زبان سے اس امر کا اظہار نہیں کرتے لیکن ان کا طرزِ عمل یہ ظاہر کر رہا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کر کے نظام پر کوئی احسان کر رہے ہیں، اس طرح وہ اپنی قربانیوں کو ضائع کر لیتے ہیں۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس خرابی کی نشاندہی کر کے اس سے بچنے اور صحیح طرزِ عمل اختیار کرنے کی بہت پُرزور الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔۔۔۔

پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دُور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔۔۔۔۔ یہ تمام خیالات ادب سے دُور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۵، ۵۶)

رُباعیات

قرآنِ عظیم ہے وہ بحرِ زخّار
ہر قطرہ میں جس کے موتیوں کے انبار
ہر سطر ہے جس کی ایک بحرِ عرفان
ہر موج ہے جس کی ایک بحرِ انوار

قرآنِ مقدّس پہ جو رکھتے ہیں نگاہ
وہ راہِ ہدایت سے نہ ہوں گے گمراہ
قرآن کے پڑھنے سے جو روکے پڑھ دو
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

ڈاکٹر قیس مینائی نجیب آبادی
کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسماعیلی پیشوا ہز ہائینس سر آغا خاں مرحوم کی زندگی کا ایک نایاب ورق

سیدنا مصلح موعودؓ کے نام ایک برقی پیغام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

ہز رائل ہائی نس سر سلطان محمد شاہ آغا خاں اسماعیلی فرقہ کے ۴۸ ویں امام تھے جو ۲ر نومبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے اور ۱۱ر جولائی ۱۹۵۷ء کو انتقال کیا۔ آپ کا شمار عہد حاضر کے اُن روشن خیال مسلمان لیڈروں کی صف اول میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی پوری زندگی مسلمانان عالم کی سیاسی اور مالی و اقتصادی خدمات و بہبود کے لئے وقف رکھی۔ محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ایک بیان ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"آغا خاں نے عالم اسلام کی فلاح و بہبود کیلئے جو زبردست خدمات انجام دیں اس کے لئے دنیا بھر کے مسلمان مرحوم کے شکرگذار رہے ہیں وہ ایک بہت بڑی شخصیت تھے انہوں نے ہر نیک مقصد اور ہر ضرورتمند کی فراخدلانہ امداد کی"

سر آغا خاں انیس سال کی عمر میں ۲۲ر نومبر ۱۸۹۶ء کو علی گڑھ تشریف لے گئے اور سر سید احمد خاں مرحوم کو مکمل حمایت اور تعاون کا یقین دلایا اور پھر آخر مرحلہ تک مسلمانان برصغیر کی تحریک آزادی میں پُرجوش حصہ لیا۔ استحکام پاکستان کے لئے اُن کے کارنامے بھی نہایت قابل قدر ہیں۔

۲ر نومبر ۱۹۷۷ء کو آپ کا صد سالہ جشن ولادت نہایت تزک و احتشام سے منایا گیا ہے۔ پاکستان کے مذہبی اور سیاسی حلقوں نے مختلف تقاریب میں ان کو خراج تحسین ادا کیا ہے اور پاکستانی اخبارات نے اس دن خصوصی ایڈیشن شائع کرکے تحریک پاکستان کے عظیم راہنما سے نئی نسل کو متعارف کرایا ہے اسی سلسلہ میں اخبار "پاکستان ٹائمز" نے ۲ر نومبر ۱۹۷۷ء کی اشاعت میں سر آغا خاں مرحوم کا ایک قدیم فوٹو بھی شائع کیا ہے جو تحریک پاکستان کے اس عبوری دور سے تعلق رکھتا ہے جبکہ دہلی میں ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۸ء سے لیکر ۲ر جنوری ۱۹۲۹ء تک آل انڈیا مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کا ایک کھلا اجلاس یکم جنوری ۱۹۲۹ء میں ہوا جس کے صدر مرحوم سر آغا خاں تھے۔

اس اجلاس میں ہندوستان بھر کی تمام مسلم جماعتوں کے نمائندے شامل تھے۔ صوبجات متحدہ، پنجاب، بنگال، بمبئی، بہار، آسام، صوبجات متوسط اور بالخصوص پہلے دو صوبوں کے ممبران مجالس مقننہ وغیرہ بھی شریک تھے۔ جو عمائدین تشریف لائے ان میں سر ابراہیم رحمت اللہ، سر محمد شفیع، علامہ سر محمد اقبال، سر ذوالفقار علی خاں، مولانا شفیع داؤدی، سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون، نواب محمد اسمٰعیل خاں۔ مسٹر محمود سہروردی، سید رضا علی، ڈاکٹر ضیاء الدین، مولانا حسرت موہانی، مولانا کفایت اللہ، ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں، حافظ ہدایت حسین۔ مولانا عبد الماجد بدایونی۔ مولانا آزاد سبحانی۔ مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کئی صوبجات سے احمدی احباب بطور نمائندہ شامل اجلاس تھے مثلاً بنگال سے جناب حکیم ابو طاہر صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ، بہار سے جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگیری۔ پنجاب سے جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ایم۔ ایل۔ سی پنجاب، دہلی سے جناب بابو اعجاز حسین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ دہلی۔ جماعت احمدیہ کی مرکزی نمائندگی کا فریضہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سابق بانی احمدیہ مسلم مشن امریکہ نے انجام دیا پاکستان ٹائمز کے شائع شدہ فوٹو میں آپ صاف طور پر پچھلی قطار میں بائیں طرف سے دوسرے نمبر پر کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

کانفرنس کے اس کھلے اجلاس میں سب سے پہلے سر ابراہیم رحمت اللہ نے اعلان کیا کہ ہز ہائی نس سر آغا خاں نے غریب مسلمانوں کے لئے دو ہزار کی امداد مرحمت فرمائی ہے۔ اس کے بعد سر محمد شفیع صدر مسلم لیگ پنجاب نے ایک ولولہ انگیز تقریر کے ساتھ مسلمانان ہند کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک ریزولیوشن پیش کیا جو متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ ہز ہائی نس نے مسیح الملک حکیم اجمل خاں اور سر امیر علی کی وفات پر اظہار غم کیا۔ ہز ہائی نس کو چونکہ بمبئی جانا تھا اس لئے اجلاس کی بقیہ کارروائی اُن کے ارشاد پر سر ابراہیم رحمت اللہ کی صدارت میں اختتام پذیر ہوئی۔ سر محمد شفیع نے آل انڈیا مسلم کانفرنس دہلی کی نسبت کہا کہ:۔

"یہ کانفرنس صحیح معنی میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس ہے۔۔
...... اس سے زیادہ اہم اور شاندار اجتماع کہیں نہیں ہوا"۔

(ریاست اخبار ۱۰ر جنوری ۱۹۲۹ء)

اخبار الفضل قادیان نے ۸ اور ۱۱ر جنوری ۱۹۲۹ء کی اشاعتوں میں اس کانفرنس کی مفصل روداد شائع کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اُس زمانہ میں مسلم اقلیت کے لئے سراپا عمل بنے ہوئے تھے اور آپ نے کئی سال سے یہ تحریک اُٹھا رکھی تھی کہ مسلمان ان امور میں متحد ہو کر کام کریں جو سب میں مشترک ہیں اور عقائد کے اختلاف کو مشترکہ مقاصد میں روک نہ بننے دیں۔

چنانچہ جب آپ ستمبر ۱۹۲۷ء کے اجلاس مسلم لیگ میں (جو قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں ہوا) شرکت کے لئے شملہ تشریف لے گئے تو آپ نے شملہ میں لیکچر دیتے ہوئے فرمایا:۔

"میری بات کو اچھی طرح سمجھ لو۔ میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ قرار نہیں دیتا اس سے اتحاد کرلو قومی برکات اور انعام قومی اتحاد کی روح سے وابستہ ہیں۔"

نیز نصیحت فرمائی:۔

"جو لوگ قوم کی خدمت کرتے ہیں ان کا ادب کرو اور اپنے بچوں میں اپنے عمل سے یہ سپرٹ پیدا کردو کہ تم اختلاف رائے رکھتے ہوئے بھی خادمان قوم کا احترام کرتے ہو"

(لیکچر شملہ میں صفحہ ۳۰۔۲۹)

اسی طرح آپ نے ۲ر مارچ ۱۹۲۷ء لاہور کے بریڈلے ہال میں زیر صدارت سر محمد ... کے سی۔ ایس آئی جو معرکۃ الآراء لیکچر "مسلمانوں کا آئندہ طریق عمل" کے موضوع پر دیا۔ اس لیکچر کے دوران بھی آپ نے "اتحاد بین المسلمین" کے لئے پُرزور آواز بلند کی یہ بتانے کے بعد کہ مسلمان اسلامی تمدن کے محافظ ہیں۔ یہ ارشاد فرمایا کہ:۔

"میرے نزدیک موجودہ حالات کے لحاظ سے یہ بہت ضروری ہے کہ اتحاد بین المسلمین ہو ورنہ دوسرے لوگ مسلمانوں کو کچل ڈالیں گے اور مسلمان اگر متحد نہ ہوئے تو منہ دیکھتے ہی دیکھتے رہ جائیں گے۔"

(صفحہ ۶۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اس تجویز نے متحدہ ہندوستان کے مشہور و ممتاز مسلم عمائدین و اکابرین پر گہرا اثر کیا حتیٰ کہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس دہلی کے موقعہ پر مولانا شوکت علی نے قرارداد پیش کی جو بالاتفاق منظور کی گئی؟ کے الفاظ یہ تھے:۔

"آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانان ہند سے پُرزور الفاظ میں استدعا کرتا ہے۔ کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہر مسلمان باوجود اختلاف عقائد اور اختلاف خیال کے باہم متحد ہوکر عامۃ الناس کے فلاح و بہبود کی غرض سے ذیل کے امور کی طرف توجہ کریں ......"

(انقلاب ۶ر جنوری ۱۹۲۹ء)

ہز ہائی نس سر آغا خاں مرحوم ہر اُس جماعت اور شخصیت سے گہری دلچسپی اور محبت رکھتے تھے جو مسلمانوں کی خدمت کے لئے مستعد اور سرگرم عمل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات اسلامی سے یہاں تک متاثر تھے کہ جب آپ نے ۱۹۳۰ء کی پہلی گول میز کانفرنس لندن میں مسلم نمائندہ کی حیثیت سے شرکت فرمائی تو آپ نے حضرت مصلح موعودؓ سے رابطہ قائم رکھا۔ اور اپنی مساعی سے حضور کو برابر باخبر رکھتے رہے جس پر اُس دور کا مسلم پریس شاہد ناطق ہے۔ بطور مثال اخبار انقلاب لاہور کی ایک خبر ملاحظہ ہو:۔

"اسلامی حقوق کی حفاظت کا عزم"

سر آغا خاں کا پیغام امام جماعت احمدیہ کے نام

جماعت احمدیہ قادیان کے ناظر امور خارجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے مندرجہ ذیل برقی پیغام ارسال کیا ہے۔

"امام جماعت احمدیہ قادیان کو سر آغا خاں کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جس میں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے تمام ممکن کوششیں کی جا رہی ہیں۔ مسلم مندوبین کامل اتحاد کے ساتھ کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کام ابتدائی مراحل میں ہے۔ مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کی کوششیں جاری ہیں۔ مسلم مندوبین اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ مسلمانانِ ہند کی فلاح و بہبود کے کسی حقیقی ذریعہ کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔

سر آغا خاں پیغام کے آخر میں فرماتے ہیں کہ ہم نے ابھی کام شروع کیا ہے اور اگرچہ ہنوز وسط میں نہیں پہنچے لیکن اُمید ہے کہ صحیح و سالم اس منزل کو طے کر لیں گے اس کے لئے دعا کر رہے ہیں۔"

(انقلاب ۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء صٓ)

سر آغا خاں حضرت مصلح موعودؓ کی طرح ساری عمر اس موقف پر نہایت سختی سے کاربند رہے کہ قانونِ وقت کی مکمل اطاعت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ آپ اپنی خود نوشت سوانح عمری (THE MEMOIRS OF AGHA KHAN) میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ہم نے اپنے متبعین پر ہمیشہ یہ بات واضح کر دی ہے کہ قانونی انداز سے جو بھی اُن کے ملک کا حاکم ہو وہی کامل وفاداری کا مستحق ہے۔ اسی طرح اگر کسی حکومت کے اربابِ اختیار میرے پاس آکر مجھ سے مشورہ یا مدد مانگتے ہیں تو ہمیشہ میری ہدایت وہی ہوتی ہے جو میرے آباؤ اجداد کی اس بارے میں ہوتی آئی ہے یعنی رعایا کو ہمیشہ قانون پرست اور حکومت کا وفادار رہنا چاہیئے اگر اُن کو سیاسی شکایتیں ہیں تو وفاداری کے ساتھ قانونی انداز سے حکومت کے اراکین سے دادرسی کے لئے رجوع کریں۔ ہماری تمام تعلیمات اور ہدایات کا مستقل سرچشمہ صرف یہی زریں اصول ہے کہ جو چیزیں خدا کی ہیں وہ خدا کو اور جو چیزیں سلطان کی ہیں وہ سلطان کو واپس دینا چاہیئے"

("اسلام میرے بزرگوں کا مذہب" صٓ ناشر اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان ہیرس روڈ کھارادر کراچی ۱۹۶۲ء)۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے سر آغا خاں مرحوم کی وفات پر اُن کی بیگم صاحبہ کے نام جو تعزیتی تار بھجوایا اُس سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؓ ان کی خدماتِ جلیلہ کے کس درجہ معترف و مداح تھے۔ حضورؓ نے تحریر فرمایا:-

"آغا خاں مرحوم کے ساتھ میرے بڑے پرانے تعلقات تھے۔ مَیں نے ان کو نہ صرف اپنا ہی ایک مخلص دوست پایا تھا بلکہ وہ ایک بڑے محبِ وطن اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا غیر معمولی جذبہ رکھنے والے تھے۔"

(الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۵۷ء صٓ)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

روزنامہ **الفضل** ربوہ

کا خاص نمبر شائع ہوگا

حسبِ معمول اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جماعت کے اہلِ قلم حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے قیمتی مضامین جلد ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔ مشتہرین کرام بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوائیں تا تاخیر سے موصول ہونے والے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں۔

ایجنٹ حضرات کو جتنے پرچے زائد درکار ہوں اس کی اطلاع بھی دفتر ہذا کو کریں۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

مکرم عبدالرحمٰن نیازی صاحب کی یاد میں

مکرم مرزا عبداللطیف صاحب لیکچرر ملٹری کالج۔ جہلم

مکرم عبدالرحمٰن نیازی صاحب خاکسار کے بڑے مہربان اور بزرگ دوستوں میں سے تھے۔ گذشتہ دنوں ان کی وفات کی خبر الفضل کے ذریعے معلوم ہوئی تو دل کو بے حد افسوس ہوا۔ میری خواہش ہے کہ مرحوم کی صفاتِ حسنہ کا تھوڑا سا ذکر خیر ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کے طور پر کروں۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ عبدالرحمٰن صاحب نیازی مرحوم حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوریؓ کے صاحبزادے اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ماموں تھے۔ ۱۹۵۱ء کے جون میں پہلی دفعہ مرحوم نیازی صاحب سے ایبٹ آباد میں ملاقات ہوئی بعد میں مجھے آپ کو بہت ہی قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ نیازی صاحب نہایت نفیس اور صاف ستھری طبیعت کے مالک تھے وہ اپنے لباس کمرے اور باتھ روم کو نہایت ہی صاف ستھرا رکھتے تھے۔ جوتے۔ بستر۔ رومال تولیے۔ ہر چیز نہایت ستھری اور سلیقے سے رکھی ہوئی نظر آتی تھی۔ اس ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ وہ باطنی طور پر بھی اعلیٰ اور صاف ستھرے خیالات کے مالک تھے۔ کبھی چغلی یا کسی کی بُرائی میں نے ان کی زبان سے نہیں سُنی اور حُسن ظن کا اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ پانچوں وقت مسجد میں نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ آخری چند سالوں میں اگرچہ سخت بیماری کی وجہ سے مسجد میں نہ جا سکتے تھے۔ تاہم جونہی طبیعت سنبھلتی وہ فوراً مسجد کا رُخ اختیار کرتے۔ مَیں نے اکثر انہیں اپنے ہاتھوں سے مسجد کی صفائی کرتے دیکھا۔ ایک دفعہ مَیں نے ان کے ہاتھوں سے جھاڑو پکڑنے کی کوشش کی تو فرمایا

"مجھے ثواب سے محروم نہ کرو"

اپنے کپڑے اگرچہ دھوبی سے ہی دھلواتے تھے لیکن اکثر اپنے رومال۔ بنیان۔ جرابیں اور چھوٹے موٹے کپڑے خود ہی دھوتے تھے ان کو کھانے کا ذوق بہت اعلیٰ تھا۔ میں اکثر پھل خریدنے ان کے ہمراہ بازار جایا کرتا تھا بیکری کی اشیائے خوردنی کے لئے وہ شہر کی بہترین بیکری کو ہی پسند کرتے تھے اور اسی طرح پھلوں میں سے اعلیٰ لنگڑے آم، خوبانی اور آڑو کے بہت دلدادہ تھے۔ میں اکثر و بیشتر ان کے دستر خوان پر ان کی دعوت سے لُطف اندوز ہوتا تھا۔ شہد کے بہت شوقین تھے۔ چنانچہ خاکسار کئی مرتبہ ان کے لئے عمدہ شہد کے بند ڈبے یا کھلی صورت میں شہد لے جاتا رہا۔

صبح کے علاوہ دن کے اکثر حصہ میں وہ قرآن خوانی میں مصروف رہتے تھے۔ وہ اپنے والد صاحب کی تفسیر "حسن البیان" زیرِ مطالعہ رکھتے تھے۔

مرحوم کی اہلیہ صاحبہ تیرہ سال قبل فوت ہو گئیں تھیں اور کوئی اولاد نہ تھی جو انہیں بڑھاپا میں سنبھالتی۔ زندگی کے آخری سالوں میں "البشریٰ" کوٹھی کے ایک کمرے میں قیام پذیر رہے جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے خادم بشیر احمد اور ان کے بیوی بچے ان کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ نیازی صاحب مرحوم اپنے ملازم کا بڑا خیال رکھتے تھے اور اکثر اسکے بچوں کے لئے کپڑے بنواتے رہتے تھے۔

۱۹۷۴ء کے فسادات کے دوران چھ دن تک مجھے محترم نیازی صاحب کے ساتھ ایک مکان میں ٹھہرنا پڑا۔ یہ چھ دن نیازی صاحب دن رات قرآن ہاتھ میں لئے رہتے اور حالات سدھرنے کی دعا کرتے تھے۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود مخالفین کے حق میں ان کے منہ سے کوئی نامناسب کلمہ نہیں نکلا۔ ایک دفعہ میرے منہ سے بے صبری سے کوئی غلط کلمہ نکلا تو فوراً روک دیا اور فرمایا۔ بددعائیں مت دو۔ ہاں ان کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ کے آگے فریاد کرو۔

۱۹۷۵ء کا موسم گرما نیازی صاحب کے لئے بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اور ۱۹۷۶ء کے موسم گرما میں ان کی صحت بالکل جواب دے گئی خاکسار وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ لیکن مجھے یقین نہ آتا تھا کہ وہ ۱۹۷۷ء کے موسم گرما میں واقعی داغِ مفارقت دے جائیں گے۔ کیونکہ خاکسار نے ایبٹ آباد میں ان پر بیماری کے خوفناک حملہ سے بچ نکلنا مشاہدہ کیا تھا۔ مجھے اُمید تھی کہ وہ ضرور صحت یاب ہوں گے افسوس کہ ۱۹۷۷ء کے موسم گرما میں وفات سے قبل ان سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ جس کا قلق اور صدمہ ہمیشہ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

ہر احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

تیسرے دن کی کارروائی

اجلاس ہفتم

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے تیسرے دن کی کارروائی بھی نماز تہجد سے شروع ہوئی جو محترم صوفی غلام محمد صاحب آڈیٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز فجر بھی آپ نے ہی پڑھائی۔ اس کے بعد اجلاس ہفتم کی کارروائی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ سب سے پہلے محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ عنکبوت کے پہلے رکوع کا درس دیا۔

آپ کے بعد محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ نے درس حدیث دیا۔ آپ نے بعض ایسی احادیث نبویہ پیش فرمائیں جن میں جان و مال کی قربانی کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ آپ نے صحابہ کرامؓ کی فدائیت اور قربانی کے بعض دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

ازاں بعد محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ایسے ملفوظات پڑھ کر سنائے جن میں تقویٰ کی اہمیت و فضیلت بیان کر کے احباب جماعت کو اسے اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اجلاس کے بقیہ حصہ کی صدارت محترم چوہدری نصیر احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور نے فرمائی اور اس میں محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ الفضل، محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے علی الترتیب مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر فرمائیں:۔

۱۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں)
۲۔ ابتلاؤں اور آزمائشوں میں مومنوں کا شیوہ۔
۳۔ رسومات کے خلاف جہاد

ان تقاریر کے بعد حضرت مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اور حضرت حکیم دین محمد صاحب اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

اس کے بعد اجتماع کی باقی کارروائی ناشتہ کے لئے ایک گھنٹہ کیلئے ملتوی کردی گئی۔

اجلاس ہشتم

اجلاس ہشتم آٹھ بجکر پچیس منٹ پر زیر صدارت محترم بابو قاسم الدین صاحب آف سیالکوٹ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے فرمائی۔ محترم مرزا نثار احمد صاحب فاروق نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام سنایا جس کے بعد سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی۔ حاضرین کی طرف سے کئے گئے بارہ سوالات کے جوابات محترم ملک سیف الرحمن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے دیئے۔ یہ دلچسپ اور علم افروز محفل قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

بقیہ اجلاس محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں ہوا جس میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی نے "انصار اللہ اور صحت جسمانی" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے صحت جسمانی کو قائم رکھنے کے لئے طبی نقطۂ نگاہ سے انصار اللہ کو بہت مفید مشورے دیئے۔

آپ کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے "خاتم النبیین کا مفہوم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت عام فہم طریق سے خاتم النبیین کا صحیح مفہوم ذہن نشین کرایا اور بتایا کہ خاتم النبیین کی اصل حقیقت یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ اور دنیا کی ہر چیز کے درمیان واسطہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض تا قیامت جاری ہے۔ آپ کی نبوت کا دور قیامت تک ممتد ہے اور آپ کی شریعت ابدی اور مستقل ہے اور کوئی روحانی فیض آپ کی سچی اتباع کے بغیر نہیں مل سکتا۔

آپ کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائم مقام قائد عمومی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا جس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب صدر اجلاس نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔

آپ نے خلافت کی اہمیت، عظمت اور ضرورت کو واضح فرمایا اور بتایا کہ خلافت کا مسئلہ صرف ایک جماعت اور گروہ کی بقاء اور زندگی کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتا بلکہ تمام عالم اسلام کی زندگی اور تمام دنیا کی روحانی بقاء کا تعلق اس مسئلہ سے ہے۔ خلافت ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کی قدر کرنا اللہ اور اس کے رسول کے محبوں کے لئے ازحد ضروری ہے۔ خلافت نبوت کی ظل ہے اور اس کے ذریعہ نبوت کی برکات محفوظ اور جاری و ساری رہتی ہیں۔

آپ نے بتایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی نعمت عطا کی ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ مختلف وساوس جو مختلف جہات سے پیش آتے ہیں ان کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ہوگا۔ خلافت ہی ہمارے اتحاد اور حفاظت اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

تقسیم انعامات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انصار اللہ سے خطاب فرمانے کے لئے سوا گیارہ بجے دوپہر مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور جملہ قائدین کرام نے گیٹ پر حضور کا استقبال کیا۔ حضور اسٹیج پر تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم ثاقب صاحب زیروی نے ایک نعتیہ نظم کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے ناظمین اعلیٰ علاقائی اور ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ کو ۵، ۶، ۷، ۱، ۷ عدد اسناد خوشنودی عطا فرمائیں نیز تعلیمی امتحانات میں اول، دوم اور سوم آنے والے انصار اور اجتماع کے موقع پر منعقد ہونے والے تقریری اور ورزشی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنیوالوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا جن دوستوں کو حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے سندات خوشنودی اور انعامات حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

سندات خوشنودی:۔

۱۔ مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ سندھ
۲۔ ” میاں بشیر احمد صاحب ایم اے ” بلوچستان
۳۔ ” چوہدری رکن الدین صاحب ” سرحد
۴۔ ” عبد الغنی صاحب ناظم انصار اللہ ضلع فیصل آباد
۵۔ مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع کراچی
۶۔ ” بابو قاسم الدین صاحب ” ” سیالکوٹ
۷۔ ” ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی ” ” لاہور

تعلیمی انعامات:۔

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ
” عبد السمیع صاحب حسنی چک ۱۲۱ ج ب ضلع فیصل آباد
” ماسٹر سعد اللہ خان صاحب فیکٹری ایریا۔ ربوہ
” مہتاب الدین صاحب شیخوپورہ
” محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا
” میجر عبد الحمید صاحب ”
” عبد القادر صاحب بھٹی جہلم
” چوہدری خالد سیف اللہ صاحب لاہور
” ماسٹر چراغ الدین صاحب دار البرکات ربوہ
” مخدوم محمد اکمل صاحب میانی ضلع سرگودھا
” مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی دار الرحمت غربی ربوہ
” حاجی فضل الرحمن صاحب پشاور

ورزشی مقابلے:۔

مکرم منشی احمد حسین صاحب کیپٹن والی بال ٹیم ربوہ
” میجر سید سعید احمد صاحب ” صوبہ پنجاب
” کیپٹن ڈاکٹر عبد السلام صاحب رسہ کشی ٹیم ”
” محمد شریف صاحب پکا انسوانہ ضلع جھنگ ۱۱۰ گز کی دوڑ میں اول
” رفیق احمد صاحب ضلع سیالکوٹ ” دوم
” عبد الستار صاحب خادم گوجرانوالہ چھاؤنی ” سوم
” ڈاکٹر عبد السلام صاحب گوجرانوالہ گولہ پھینکنے میں اول
” شیر محمد صاحب چک ۱۱۲ ج ب حسن پورہ ضلع فیصل آباد ” دوم
” محمد شریف صاحب پکا انسوانہ ضلع جھنگ ” سوم
” ” ” ” کلائی پکڑنے میں اول
” چوہدری عطاء اللہ صاحب چک چھور ضلع شیخوپورہ ” دوم
” خیر الدین صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ ” سوم

تقریری مقابلے:۔

مکرم محمد شریف صاحب راولپنڈی اول
” ملک محمد دین صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ دوم
” محمود احمد صاحب حیدر آباد سندھ سوم
” صوفی عبد الغنی صاحب چک ۵۹۹ گنگاپور ضلع فیصل آباد حوصلہ افزائی

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا جو ایک گھنٹہ پندرہ منٹ جاری رہا (اس خطاب کا خلاصہ الفضل ۱۳ر اکتوبر میں شائع ہو چکا ہے) خطاب ختم ہونے کے بعد جملہ انصار نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا جس کے بعد حضور نے لمبی پرسوز دعا کرائی اور انصار کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس طرح انصار اللہ کا یہ مرکزی سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

پہلے سالوں کی طرح امسال بھی انصار اللہ کا یہ تربیتی سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب اور بارونق رہا۔ اختتامی اجلاس میں دفتری ریکارڈ کے مطابق پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ۵۸۴ مجالس کے ۳۲۴ نمائندگان، اراکین اور زائرین نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سالانہ اجتماع پر جو تین سال قبل ۱۹۷۳ء میں منعقد ہوا تھا ۵۳۰ مجالس کے ۱۴۴ نمائندگان، اراکین اور زائرین نے شرکت کی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

پہلے دن کا پہلا دوسرا اور تیسرا اجلاس

ربوہ ۴ نومبر۔ آج صبح لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کا پہلا اجلاس ناصرات الاحمدیہ کے لئے مخصوص تھا جس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات سے خطاب فرمایا۔

دوسرا اجلاس ۳ بجکر ۵ منٹ پر بعد دوپہر تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ تلاوت عہد نامہ اور دعا کے بعد نظم پڑھی گئی اور پھر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی سیرت طیبہ کے چند پہلو بیان فرمائے بعد ازاں آپ نے خواتین کو تربیت اولاد، قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور خلیفہ وقت کی اطاعت کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ نیز آپ نے عبادت کرنے، سچی ہمدردی، غمخواری، باہمی اخوت و محبت، صفائی اور پردہ کی بھی تلقین فرمائی۔

اس افتتاحی خطاب کے بعد نظم پڑھی گئی۔ بعد ازاں جامعہ نصرت ربوہ کی جو طالبات دینیات میں اول، دوم اور سوم آئی ہیں انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مالی طور پر بطور انعام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے عطا فرمائے اور معیار دوم کے تقریری مقابلہ کے انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے ہالینڈ، ٹورنٹو (کینیڈا)، کوپن ہیگن، سویڈن، لیگوس (نائیجیریا) کی لجنات کے پیغامات پڑھ کر سنائے جو اس اجتماع کے لئے موصول ہوئے تھے۔ بعد ازاں سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ نے شعبہ تعلیم کا جائزہ پیش کیا۔ پانچ بجے شام ناصرات الاحمدیہ کا مقابلہ حسن قراءت ہوا جس میں ۲۲ بچیاں شامل ہوئیں۔ وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء کے دوران حفظ قرآن کا مقابلہ ہوا۔

ساڑھے سات بجے شب تیسرا اجلاس تلاوت و نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ اس اجلاس میں لجنہ کی ممبرات کا تقریری مقابلہ ہوا۔ دس بجے شب کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹر)

تقریب شادی

مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے عزیزم ابرار الدین صاحب ابن مکرم پیر انوار الدین صاحب آف راولپنڈی کا نکاح عزیزہ حفصہ بیگم علویہ بنت مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب غنی ایم۔ ایس سی ساکن ۱۰۵/ای ماڈل ٹاؤن لاہور سے بعوض مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب بھی ہوئی۔ برات راولپنڈی سے آئی۔

عزیزم ابرار الدین صاحب محترم جناب پیر اکبر علی صاحب مرحوم و مغفور آف فیروزپور (سابق ایم۔ ایل۔ اے) کے پوتے اور مکرم جناب پیر صلاح الدین صاحب پی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ) کے بھتیجے ہیں اور عزیزہ حفصہ بیگم سلمہا حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب مرحوم (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے اور سلسلہ کے لئے اس نئے پیوند کو بابرکت بنا دے۔ آمین

(خاکسار عطاء الرحمٰن غنی سیکرٹری رشتہ ناطہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم محمود احمد ناصر ایم۔ اے مقیم نائیجیریا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۲ ستمبر ۱۹۷۷ء کو پہلے لڑکے کے بعد لڑکی عطا فرمائی ہے جس کا نام شمیم ناصر تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بچی حضرت منشی محمد حسین صاحب مرحوم سابق کاتب اخبار البدر و الفضل (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی پڑپوتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک قسمت صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار شوکت حسین شاد مولوی فاضل قادیانی۔ کھری کالونی میرپور خاص سندھ)

محترم سید محمد شریف شاہ صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ محترم سید محمد شریف شاہ صاحب مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء سوا پانچ بجے شام وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء بعد نماز فجر احاطہ گلشن احمد میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں درویشان کرام کی اکثریت شامل ہوئی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

تقسیم ملک کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر انہوں نے قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کرنے کا عہد کرتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کر دیا اور دم واپسیں تک اسے نہایت انشراح صدر سے نبھایا۔ آپ نے قریباً ۸۰ سال عمر پائی۔ بہت نیک، متقی، عبادت گذار اور دعاگو بزرگ تھے۔ درویشی کے ابتدائی زمانہ سے نماز تہجد کے لئے دار المسیح کے گلی کوچوں میں گھوم کر جگانے کا کام کرتے رہے اور جب تک صحت نے ساتھ دیا یہ خدمت ذاتی ذوق و شوق سے سالہا سال بڑی باقاعدگی اور استقلال سے سر انجام دیتے رہے۔ فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزوں کے تعہد کے ساتھ پابند رہے۔ نماز باجماعت کے لئے اول وقت پر مسجد میں جانے کے عادی تھے۔ سلسلہ کی مالی تحریکات میں مقدور بھر حصہ لیتے رہے۔ اپنے درویش بھائیوں سے بڑی محبت اور شفقت کا سلوک کرتے رہے یہی وجہ ہے کہ ان کی بیماری اور کمزوری کے زمانہ میں خدام و انصار بڑے خلوص و محبت سے ان کی خدمت کرتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ شاہ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی بیوہ، بچگان اور دیگر لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظر خدمت درویشاں)

اعلان نکاح

بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء ساڑھے چار بجے بعد دوپہر اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے اجلاس اول کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے عزیز سید رضوان احمد می فورڈ جنرل ہسپتال۔ انٹاریو۔ کینیڈا جو محترم سید سرفراز علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ لالہ رخ واہ کینٹ کے صاحبزادہ ہیں کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصیرہ شاہین صاحبہ بنت محترم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس۔ ڈی۔ او (ریٹائرڈ) بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اپنی غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں سے اسے مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

گمشدہ رسٹ واچ

ایک عدد لیڈیز رسٹ واچ سنہری مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کے بعد گر گئی ہے جس کسی کو ملے براہ مہربانی لجنہ اماء اللہ کی ممبر کسی بھی لجنہ کراچی کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(بیگم یاسین قیادت
نمبر ۲ کراچی)